

۵۔ شیواجی مہاراج کی تعلیم

سال کی عمر تک شیواجی مہاراج مختلف علوم و فنون سے واقف ہو گئے۔

جلد ہی عادل شاہ نے شاہ جی راہے کو کرناٹک کے نائیکوں کی حکومت فتح کرنے کے لیے بھیجا۔ اس مہم پر روانہ ہونے سے پہلے شاہ جی راہے نے جیجابائی اور شیواجی مہاراج کو اپنی پونہ کی جاگیر میں روانہ کیا۔ ان کے ساتھ شاہ جی راہے نے ہاتھی، گھوڑے، پیدل دستہ، پرچم اور خزانے کے علاوہ معتمد وزیر، بہادر فوجیوں اور مشہور اساتذہ کو بھی روانہ کیا۔

پونہ کی کایا پلٹ : جیجابائی اور شیواجی مہاراج پونہ آئے۔ پونہ آتے ہی شیواجی مہاراج کو شیونیری کے قلعے میں گزرا ہوا بچپن یاد آ گیا۔ انھیں پھر سے سہیادری پہاڑی کی

شیواجی مہاراج کی تعلیم کا آغاز : شاہ جی راہے خود

سنسکرت زبان کے ماہر تھے۔ بنگلور کے دربار میں زبان اور فنون لطیفہ کے کئی ماہرین زبان کو ان کی سرپرستی حاصل تھی۔ شیواجی مہاراج کے لیے انھوں نے قابل اساتذہ کو مقرر کیا تھا۔ وہاں عمر کا ساتواں سال پورا ہونے پر شیواجی مہاراج کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ تھوڑے ہی عرصے میں شیواجی مہاراج نے لکھنے پڑھنے میں مہارت حاصل کر لی۔ رامائن، مہا بھارت اور بھگوت گیتا کے واقعات وہ خود پڑھنے لگے۔ شاہ جی راہے نے شیواجی مہاراج کو فنون جنگ کی تربیت دینے کے لیے بعض اساتذہ کو مقرر کیا تھا۔ انھوں نے شیواجی مہاراج کو گھڑسواری، کشتی، ڈانڈ پٹہ گھمانا اور تلوار بازی کا فن سکھانا شروع کیا۔ اس طرح بارہ



شاہ جی راہے کی زیر نگرانی شیواجی مہاراج کی تعلیم

داداجی کوئڈ دیو اور نظام شاہ کے وزیر ملک عنبر کے زراعتی اصلاح اور محصول کی وصولیابی کے سلسلے میں کیے گئے کام اہم اور بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

شیواجی مہاراج کی تعلیم : شیواجی مہاراج پونہ کی جاگیر میں آگئے لیکن جیجابائی کی زیر نگرانی ان کی تعلیم جاری رہی۔ شاہ جی راجے نے بنگلور سے کئی نامور اساتذہ کو شیواجی مہاراج کے ساتھ روانہ کیا تھا۔ انھوں نے شیواجی مہاراج کو کئی علوم و فنون اور زبانیں سکھائیں۔

حکومت کا انتظام بحسن و خوبی کس طرح انجام دیا جائے، دشمن سے جنگ کیسی کی جائے، قلعے کس طرح تعمیر کیے جائیں، گھوڑے اور ہاتھیوں کا معائنہ کیسے کیا جائے، دشمن کے مشکل گزار علاقوں سے کس طرح فرار حاصل کیا جائے، ایسے کئی ہنر سے شیواجی مہاراج متعارف ہوئے۔ جیجابائی شیواجی مہاراج کی تعلیمی ترقی سے بہت خوش تھیں۔

دیرماتا جیجابائی کی شیواجی مہاراج کو دی ہوئی تعلیمات :

جیجابائی کوئی معمولی خاتون نہیں تھیں۔ وہ لکھو جی راؤ جیسے بلند قامت سردار کی بیٹی اور شاہ جی راجے جیسے دلیر شخص کی بیوی تھیں۔ وہ سیاست اور جنگ کے اصولوں سے بچپن ہی سے واقفیت رکھتی تھیں۔ انھیں جادھو اور بھونسے ان دو مشہور خاندانوں کی جنگجویانہ روایات حاصل تھیں۔ جیجابائی بہت خوددار اور آزادی کی پرستار تھیں۔ انھیں اس کا تلخ تجربہ تھا کہ مراٹھا سرداروں نے کتنی ہی دلیری کا مظاہرہ کیا ہو، سلاطین کے دربار میں ان سرداروں کی کوئی وقعت نہ تھی۔ نظام شاہ نے بھرے دربار میں ان کے والد کو قتل کروادیا تھا۔ اس کا دکھ جیجابائی نے جھیلا تھا۔ انھوں نے طے کر لیا تھا کہ ان کا بیٹا 'شیو' اس طرح غیروں کی نوکری نہیں کرے گا۔ وہ خود اپنے لوگوں کی حکومت یعنی سوراج قائم کرے گا۔ اسی ارادے کے تحت وہ شیواجی مہاراج کی تربیت کر رہی تھیں۔

چوٹیاں نظر آنے لگیں۔ یہ سب دیکھ کر انھیں بڑی مسرت ہوئی۔ اس زمانے میں پونہ اتنا بڑا شہر نہ تھا جیسا کہ آج ہے۔ شاہ جی راجے کے دشمنوں نے یہ گاؤں برباد کر ڈالا تھا۔ گھر اور معبد ٹوٹ گئے۔ دشمنوں سے ڈر کر لوگ گاؤں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ کھیت اُجڑ گئے تھے۔ جگہ جگہ جنگل اُگ آئے تھے اور بستی میں بھیڑیے گھومتے رہتے تھے۔ پونہ اس طرح برباد ہو گیا تھا۔

جیبابائی اور شیواجی مہاراج کے پونہ میں قیام کرتے ہی آس پاس کے گاؤں کے لوگوں کی ہمت بندھی۔ جیبابائی نے انھیں بلا کر تسلی دی۔ تب لوگ پونہ میں آ کر رہنے لگے۔ کھیتی باڑی پھر سے شروع ہو گئی۔ جیبابائی نے معبدوں کی مرمت کروادی۔ ان میں صبح و شام عبادت ہونے لگی۔ گاؤں میں چہل پہل ہو گئی اور پونہ کی رونق دوبارہ لوٹ آئی۔

داداجی کوئڈ دیو کا باصلاحیت کردار : جس زمانے میں

جیبابائی اور شیواجی مہاراج کرناٹک میں مقیم تھے، داداجی کوئڈ دیو پونہ کی جاگیر کے انتظامات دیکھتے تھے۔ وہ کوئڈانا کے صوبے دار بھی تھے۔ وہ بہت ایماندار خادم تھے۔ جس طرح معاملات میں مستعد تھے اسی طرح انصاف پسند بھی تھے۔ اُن کا نظم و ضبط سخت تھا۔ وہ اصول پسند تھے۔ اسی زمانے میں شاہ جی راجے کے حکم پر پونہ میں ایک محل تعمیر کیا گیا جس کا نام 'لال محل' تھا۔ داداجی نے چند برسوں کے لیے مال گزاری معاف کردی تاکہ کاشتکار کھیتوں میں کاشتکاری کریں۔ اس طرح کاشتکاری شروع ہو گئی۔ کاشت کار آوارہ بھیڑیوں کی وجہ سے پریشان تھے۔ داداجی نے بھیڑیوں کو مارنے کے لیے انعامات کا اعلان کیا جس کی وجہ سے بہت سے بھیڑیے مارے گئے۔ چوریاں بہت ہوتی تھیں۔ ان کو ختم کرنے کے لیے انھوں نے کاشتکاروں کے جتھے بنوائے جو پہرہ دیا کرتے تھے۔ اس طرح چوری کا خاتمہ کیا۔ زمین کی قسم کے لحاظ سے مال گزاری کی شرح مقرر کی۔ ان سارے انتظامات سے عوام بہت خوش ہوئے۔



ویرماتا جیبابائی

تاکہ شیواجی مہاراج اپنی جاگیر کا انتظام بہتر طور پر کر سکیں۔ شیواجی مہاراج ان کی مدد سے جاگیر کا کام کاج دیکھنے لگے۔ وہ لوگوں کے دکھ سکھ کے معاملات کی جانب متوجہ ہوئے۔ رعایا پر ظلم کرنے والوں کو سزا ملنے لگی۔ شاہ جی راجے کی جاگیر کی گویا کایا ہی پلٹ رہی تھی۔ ماولوں کو مستقبل میں قائم ہونے والے سواراج کا نمونہ نظر آ رہا تھا۔ گویا سواراج کا آفتاب طلوع ہو رہا تھا۔

شیواجی مہاراج کی شادی: اس زمانے میں چھوٹی عمر میں شادی کرنے کا رواج تھا۔ جیبابائی نے سوچا کہ ”اب شیوبا کی شادی کر دینی چاہیے۔“ شیوبا کے لیے لڑکی کی تلاش شروع

ماول میں رہنے والوں کو ماولے کہا جاتا تھا۔ ماولے ایماندار، محنتی اور چست و چالاک تھے۔ محنت و مشقت میں کوئی ان کی برابری نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن وہ سلاطین کی زیادتی سے تنگ آ چکے تھے۔ سلطان کی فوج سے عوام پریشان تھے۔ ان کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ شیواجی مہاراج کے دل میں ان مظلوموں کی مدد کا خیال آیا۔

گھر آ کر شیواجی مہاراج اپنی ماں سے اس کا ذکر کرتے۔ جیبابائی ان سے کہتیں، ”شیوبا! بھونسلے خاندان کی بزرگ ہستی شری رام چندر جی تھے۔ انھوں نے ظالم راون کو مار کر عوام کو سکھی بنایا تھا۔ جادھو خاندان کے بزرگ شری کرشن نے رعایا کو خوش حال بنانے کے لیے ظالم کنس کو مار ڈالا تھا۔ شری رام اور شری کرشن کے خاندان میں تیرا جنم ہوا ہے۔ تو بھی ظالموں کو ختم کر سکتا ہے اور غریب لوگوں کو سکھی بنا سکتا ہے۔“ یہ نصیحت سن کر شیواجی مہاراج کے دل میں جوش پیدا ہوا۔ رام، کرشن، بھیم اور ارجن جیسے بہادروں کی کہانیاں انھیں یاد تھیں۔ یہ بہادر لوگ شیواجی مہاراج کے دل و دماغ پر چھائے رہتے تھے۔ وہ سوچتے ان بہادروں نے نا انصافی کے خلاف جیسی لڑائی لڑی ویسے ہی مجھے بھی لڑنا چاہیے۔ انھوں نے برائی کا خاتمہ کیا اسی طرح مجھے بھی کرنا چاہیے۔ انھوں نے لوگوں کو سکھ پہنچایا مجھے بھی وہ کام کرنا چاہیے۔

شیواجی مہاراج کا نیا دور حکومت: اب پونہ کی جاگیر کا انتظام جیبابائی کی رہنمائی میں شیواجی مہاراج کے ہاتھوں میں آ گیا۔ شاہ جی راجے نے پہلے ہی اس کی تیاری کر ڈالی تھی۔ شیواجی مہاراج کو بنگلور سے پونہ روانہ کرتے ہوئے انھوں نے سامراج نیل کنٹھ پیشوا، بال کرشن ہنمنٹے، محمدار، مانکوجی دہاتونڈے، سرنوبت، رگھوناتھ بلار، سبھنپس، سونو پنت ڈہپر جیسے قابل عہدیداروں کو شیواجی مہاراج کے ساتھ بھیجا

ہوئی۔ ایک لڑکی ان کو پسند آ گئی۔ اس کا نام سئی بائی تھا۔ وہ دھوم دھام اور شان و شوکت کے ساتھ ہوئی۔ پھلٹن کے نائیک نمبالکر گھرانے کی لڑکی تھی۔ یہ شادی بڑی

مشق

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) پونہ کے حالات کی کاپی لپٹ کیسے ہوئی؟

(ب) شیواجی مہاراج کن علوم و فنون میں ماہر ہوئے؟

(ج) جیجابائی نے کیا فیصلہ کیا تھا؟

عملی کام :

(الف) جیجابائی اور شیواجی مہاراج کے درمیان ہونے والے مکالمے

کو ڈرامائی انداز میں پیش کیجیے۔

(ب) ویرماتا جیبابائی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔



۱۔ قوسین میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) شاہ جی راجے خود زبان کے ماہر

تھے۔

(سنسکرت ، کنڑ ، تمل)

(ب) ماول میں رہنے والوں کو کہا جاتا تھا۔

(کاشتکار ، فوجی ، ماولے)

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج کی تعلیم کے لیے اساتذہ کا تقرر کس

نے اور کہاں کیا؟

(ب) اساتذہ نے شیواجی مہاراج کو کون سے علوم و فنون

سکھانے شروع کیے؟

(ج) داداجی کونڈ دیو نے کسانوں کی مال گزاری کیوں

معاف کر دی؟

